نگاہ اولین

انتخابات 2008 توقعات وخدشات

سروری زیبا فقط اک ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بتان آزری

بعد از خرابی بسیار وطن عزیز میں 18 فروری 2008 کو انتہائی خوف وہراس کے سائے تلے عام انتخابات کا انعقاد ہوا اور خلاف توقع پرامن ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ بیچارے عوام نے سابقہ حکومت کے اکثر اراکین کو مسترد کر دیا۔ بعض برج نما قدآور شخصیات کو بھی الٹ دیا۔ یوں صدر اور ان کی ہم خیال جماعت کے سابقہ فیصلوں پر خط تنسیخ پھیرا اظہار نفرین کا لازوال ثبوت پیش کر دیا۔ اس نتیجے کے محرکات میں خاص طور پر لال مسجد، جامعہ حفصہ کے خونین واقعات، امریکہ وغیرہ کے وضع کردہ دہشت گردی کے نام پر ملک کے کئی حساس علاقوں میں اپنے ہی بھائیوں کے خلاف فوجی کارروائیاں، بے نظیر بھٹو کے برسرعام سیاسی قتل، ہوشربا مہنگائی، آٹا، پانی، بجلی جیسے بنیادی لوازمات کی عدم دستیابی، غریب اور محنت کش عوام کے معاشی استحصال اور ان جیسے دوسرے ہولناک حادثات وواقعات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بقول شاعر:

ہر اہل دل کو جان سے بیزار کر دیا
تو نے تو یار شہر کو بیمار کر دیا

اب ملک ایک بار پھر مغربی طرز جمہوریت کے راستے پر گامزن ہونے والا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے سندھ کے علاوہ باقی صوبوں میں بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل کر کے ملک کی بھاگ ڈور سنبھال لی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے لیڈر مسٹر نواز شریف کو انتخابی مہم چلانے کی فرصت بہت کم ملنے کے باوجود توقع سے زیادہ کامیابی ملی ہے۔ اور پنجاب میں حکومت سازی کے علاوہ مرکز میں شریک اقتدار ہو گئے ہیں۔ مگر باقی صوبوں میں خاص کامیابی نہ پا کر ایک علاقائی جماعت بن کر رہ گئی ہے۔

عوامی نیشنل پارٹی کو صوبہ سرحد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اقتدار سے واسطہ پڑا ہے۔ ان علاقوں میں انسداد دہشت گردی کے نام پر ریاستی دہشت گردی اور لال مسجد وجامعہ حفصہ کو آگ وخون میں تلپٹ کرنے کا ردعمل معلوم ہوتا ہے۔

جہاں تک متحدہ مجلس عمل کی ناکامی کا تعلق ہے تو یہ موقع ملنے کے باوجود عملاً نظام اسلام کے نفاذ سے متعلق عملی اقدام

سے عاجز وقاصر رہنے کی سزا ہے۔فرزندانِ توحید اسی بناپر اپنے رہنماؤں سے ناراض ہوگئے۔یوں یہ جماعت ہیرو سے زیرو پہ اتر گئی،جس پر لبرل لوگ بغلیں بجارہے ہیں کہ پاکستانی عوام نے اسلامی طرزِ زندگی کو مسترد کردیا ہے۔حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے،عوام کو خاص طور پر اسلامی قوتوں سے صوبائی وقومی اسمبلیوں میں آکر کماحقہ اسلام اور اسلامی نظام کی بھرپور ترجمانی اور مؤثر کام نہ کرنے کا شکوہ ہے۔کیوں نہ ہو پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو''اسلام'' کے نام پر وجود میں آیا تھا،اس سے کسی کو بھی انکار کی گنجائش نہیں ہے۔مگر کیا کریں،ہم نے ایک ہمہ گیر اور مکمل ضابطہ والا دین اسلام چھوڑ کر مغرب کی طوقِ غلامی کو گردن کا پٹہ بنایا۔بقول شاعرِ مشرق:

جان بھی گرو غیر، بدن بھی گرو غیر
افسوس کہ باقی نہ مکان ہے نہ مکین ہے
یورپ کی غلامی پر رضا مند ہوا تو
مجھ کو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

مگر یاد رکھو پاکستان کے لیے اسلام سے فرار ممکن نہیں۔اس ملک کی تاریخ پرانی لیکن جغرافیہ نیا ہے۔ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ریڈکلف لائن صرف اسی وجہ سے کھینچی گئی کہ ہم نے یہ خطہ ارض اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔اب ''پاکستان'' سے''اسلام'' کا نام الگ کردیا جائے تو حد بندی کی یہ لائن معدوم ہوجائے گی۔ہم''پاکستانی'' صرف اسی وجہ سے ہیں کہ ہم''مسلمان'' ہیں۔اگر افغانستان،ایران،عراق،ترکی اسلام کو خیر باد کہہ دیں تو افغانی،ایرانی،مصری،عراقی اور ترکی کی حیثیت سے ان کا تشخص قائم رہے گا،لیکن ہم نے اسلام کے نام سے راہِ فرار اختیار کرلی تو پاکستان کا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔اس لئے ہماری طبع نازک کو پسند ہو نہ ہو،اسلام ہمارے مزاج رنگین کو راس آئے یا نہ آئے۔ذاتی طور پر ہم اسلام کی پابندی کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں،حقیقت بہرحال یہی ہے کہ اپنے وطن کی سلامتی کے لیے ہمیں اسلام کا جھنڈا اٹھانا ہی پڑے گا۔

آج ہمارے عاقبت نااندیش،بیرونی آقاؤں کے ذہنی غلاموں نے مغربی طرزِ جمہوریت کے لولے لنگڑے نظام میں وطنِ عزیز کو جکڑ کے رکھا ہوا ہے،جس میں بندوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا۔بقول علامہ:

الیکشن ، ممبری ، کونسل ، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے

60سال گزرنے کے باوجود ہماری سیاسی قیادت صرف''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے نام پر اکتفا کرتے ہوئے

قیام پاکستان کے نصب العین سے لاتعلق ہے۔اسلامی نظام زندگی اور نظام خلافت وامامت کی تنفیذ کا ذکر تو کجا خود دین اسلام اور اس کے اٹل قوانین کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہوئے لوگوں کو برانگیختہ کرنے میں رات دن لگی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ کچھ دین اسلام کے قائل لوگ بھی اسلام کو نماز ،روزہ،حج وغیرہ ارکان دین میں محدود کر کے خود کو آزاد سمجھ بیٹھے ہیں۔بقول شاعر:

سطوت توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذر برہمن ہو گئیں

بہرحال اب تو مغربی طرز جمہوریت کے زیر سایہ انتخاب کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور جناب یوسف رضا گیلانی وزیراعظم منتخب ہو گئے ہیں اور کئی جماعتوں پر مشتمل حکومتی ڈھانچہ تشکیل پا چکا ہے۔اب ہم توقع رکھتے ہیں کہ اگرچہ ماضی کی گھمبیر صورت حال کے پیش نظر حکومت کے لئے مشکلات تو ضرور ہیں،مگر اللہ تعالی پر توکل کرتے ہوئے پاکستان کی سلامتی وبقا کے لئے رات دن کام کر کے ملک کے شورش زدہ علاقوں اور بھرے ہوئے لوگوں کو مذاکرات ،پیار ومحبت اور امن وآشتی کے واسطے سے قابو کیا جا سکتا ہے۔پاکستان پہلے بھی بہت سارے بحرانوں سے نکل چکا ہے۔ان شاءاللہ اب بھی بحران سے نکل آئے گا۔بس نیک نیتی اور جہد مسلسل درکار ہے۔خدشہ یہ پیش کیا جا رہا ہے کہ اس راہ میں مختلف موڑ پر صدر پرویز مشرف سے مڈھ بھیڑ ہو سکتی ہے۔چونکہ 58-2b وغیرہ خصوصی اختیارات کی تلوار ان کے ہاتھ میں ہے،اگر اسے استعمال میں لایا جائے تو سب گھائل ہو سکتے ہیں۔

چونکہ پاکستانی عوام نے صدر مشرف کی قائم کردہ پارٹی کو مسترد کر دیا ہے،لہذا ملکی سلامتی اور عوامی مینڈیٹ کا احترام کرتے ہوئے اس ناخوشگوار حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔اسی میں سب کا بھلا ہے۔

آخر میں ہم جناب سید یوسف رضا گیلانی کو اسمبلی کے اتفاق سے وزیراعظم منتخب ہونے اور اتحادی جماعتوں پر مشتمل کابینہ کے تشکیل پانے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ہمارا تعلق شمالی علاقہ جات سے ہے،ویسے بھی اب ملک کے شمال میں واقع تمام علاقے کو شمالی علاقہ کہا جا رہا ہے۔اس لئے گلگت و بلتستان پر مشتمل علاقے کو کوئی اور نام تجویز کرنے میں یہاں کے دانشور لوگ سال سے لگے ہوئے ہیں مگر تاحال کوئی نام نہیں بن پایا ہے۔

یہ علاقہ کشمیر کا لازوال حصہ ہے جسے آزاد کشمیر کے ساتھ الحاق ہونا چاہئے تھا جو تاحال معرض التوا میں پڑا ہوا ہے۔

بہرحال 28 ہزار مربع میل وسیع رقبے پر مشتمل یہ خطہ اپنی آزادی سے تاحال آئینی وسیاسی حقوق سے محرومیت کا

شکار ہے۔ یہ تو حکومت پاکستان ہی بہتر جانتی ہے کہ یہ علاقہ معلق کیوں ہے۔ علاقے کے لوگ شاکی ہیں کہ ہمیں تا حال دیوار کے ساتھ کیوں لگائے رکھا ہے۔

ہم عوامی امنگوں اور خواہشات کے بل بوتے پر قائم عوامی حکومت سے امید رکھتے ہیں کہ اس دورافتادہ علاقے کی تعمیر و ترقی میں خصوصی دلچسپی لے گی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ علاقہ ماضی قریب میں خونریز مذہبی فسادات کی لپیٹ میں رہا ہے۔ اس لئے امن و امان کو یقینی بنانا موجودہ حکومت کی اہم ذمہ داری ہے۔ اور ہم بارہا ان سطور میں یہ حقیقت یاد دلا چکے ہیں کہ عدل و انصاف قائم ہوئے بغیر امن کا خواب ہرگز شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

تعزیت نامہ

یہ خبر نہایت ہی دکھ، حسرت اور رنج والم کے ساتھ پڑھی گئی کہ جناب عبدالکریم لدھیانوی صاحب گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ جمعیت اہلحدیث بلتستان کی بڑی محسن شخصیت اور امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ کے والد گرامی تھے۔

نیز یہ دلدوز خبر بھی پڑھی گئی کہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بانی، معروف عالم دین مولانا صوفی عبدالحمید سواتی فارغ دیوبند 94 برس کی عمر میں وفات پا گئے ہیں. انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہ کے چھوٹے بھائی اور معروف دینی سکالر مولانا زاہد راشدی رئیس التحریر ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کے چچا محترم تھے۔

جمعیت اہلحدیث بلتستان اور ادارہ جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کے ارکان مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی اور مولانا زاہد الراشدی و دیگر پسماندگان، لواحقین اور سوگواران کو تعزیت کرتے ہوئے رب العالمین کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی مرحومین کی دینی، ملی اور قومی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کر کے اعلی علیین میں جگہ دے۔ اور سوگواران کو صبر و رضا کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆